بسم اللہ الرحمن الرحیم

قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قے یا الٹی آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب

الٹی یا قے آنے سے وضو ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے میں درج ذیل تفصیل ہے :

(1) اگر کھانا، پانی، صفرا (پیلے رنگ کا کڑوا پانی) یا جمے ہوئے خون کی قے آئے اور منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ، اور اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ منہ بھر کر قے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قے کا روکنا بغیر مشقت کے ممکن نہ ہو۔ (یا درہے کہ ایسی قے سے جیسے وضو ٹوٹ جاتا ہے یونہی یہ قے ناپاک بھی ہے کپڑوں اور جسم کو اس سے بچانا لازم ہے اگر کہیں لگ جائے تو پھر شرعی طریقہ کار کے مطابق اس حصے کو پاک کیا جائے گا۔)

(2) اگر پتلے خون کی قے ہو اور تھوک پر غالب ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ، چاہے منہ بھر کر ہو یا نہ ہو۔

(3) اگر بلغم کی قے ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ منہ بھر کر ہو۔

(4) اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے آئے ، لیکن سب ملا کر اس کی مقدار اتنی بنتی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں ہوتی تو منہ بھر جاتا تو اس صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر ایک ہی متلی (قے آنے سے پہلے طبیعت بے چین ہونے کی کیفیت ، جس سے قے آنے کا احساس ہوتا ہے) مسلسل باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایک ہی متلی مسلسل نہیں رہی ، بلکہ پہلی دفعہ کی متلی ختم ہو گئی اور طبیعت ٹھیک ہو گئی پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی قے ہو گئی ، پھر جب متلی ختم ہو گئی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ البتہ اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا ہو تو وُضو کر لینا بہتر ہے ۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے : ”ینقض الوضوء قیء ملأفاه بأن یضبط بتكلف من مرة اي صفراء او علق أي سوداء؛ أو ماء اذا وصل الي معدته وان لم یستقر۔۔۔ لا ینقضه قيء من بلغم علي المعتمد (أصلا) وینقضه دم مائع من جوف أو فم (غلب علی بزاق) حكما للغالب (أو ساواه) احتیاطاً. لا ینقضه المغلوب بالبزاق والقیح كالدم والا ختلاط بالمخاط كالبزاق. و یجمع متفرق القيء ویجعل كقيء واحد لاتحاد السبب وهو الغثیان عند محمد رحمه الله وهو الأصح؛ لأن الأصل إضافة الأحكام إلى أسبابها إلا لمانع، كما بسط في الكافي“ ترجمہ : ایسی قے جو منہ بھر کر ہو، وضو توڑ دیتی ہے ، خواہ وہ صفرا ہو یا علق یعنی سیاہ مادہ ، یا پانی ہو ، بشرطیکہ وہ معدے تک پہنچ چکا ہو ، اگرچہ معدے میں ٹھہرا نہ ہو۔ بلغم کی قے سے ، راجح قول کے مطابق ، وضو نہیں

ٹوٹتا۔ بہنے والا خون اگر معدے یا منہ سے نکلے اور لعاب پر غالب ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر خون اور لعاب برابر ہوں تو بھی احتیاطاً وضو ٹوٹنے کا حکم ہوگا۔ لیکن اگر خون لعاب کے مقابلے میں کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ پیپ کا حکم بھی خون کی طرح ہے، جبکہ اگر خون مخاط (ناک یا حلق کے بلغم) کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس کا حکم لعاب کے ساتھ ملے ہوئے خون جیسا ہوگا۔ اور اگر قے تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ آئے تو اسے جمع کر کے ایک ہی قے شمار کیا جائے گا، کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک سب کا سبب ایک ہی ہے، یعنی غثیان (متلی)۔ یہی زیادہ صحیح قول ہے؛ کیونکہ اصول یہ ہے کہ احکام کو ان کے اسباب کے ساتھ متعلق کیا جاتا ہے، جب تک کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اس کی تفصیل الکافی میں بیان کی گئی ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار ملتقطا، جلد 01 صفحہ 265-269، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”(ومنها القيء) لو قلس ملء فيه مرة أو طعاما أو ماء نقض والحد الصحيح في ملء الفم أن لا يمكنه إمساكه إلا بكلفة ومشقة ۔۔۔ وإن قاء ملء الفم بلغما إن نزل من الرأس لم ينتقض وإن صعد من الجوف لم ينتقض عندهما خلافا لأبي يوسف رحمه الله تعالى هذا إذا قاء بلغما صرفا ۔۔۔ وإن قاء دما إن كان سائلا نزل من الرأس ينقض اتفاقا وإن كان علقا لا ينقض اتفاقا ۔۔۔ وإن قاء قليلا لو جمع يبلغ ملء الفم قال محمد رحمه الله تعالى إن اتحد السبب جمع وإلا فلا وهذا أصح كذا في المضمرات. إذا قاء ثانيا قبل سكون نفسه من الهيجان والغثيان كان السبب متحدا وإن كان بعده كان السبب مختلفا. كذا في الكافي “ترجمہ: (وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ایک قے بھی ہے۔) اگر ایک مرتبہ منہ بھر کر قے آئے، خواہ وہ کھانا ہو یا پانی، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ منہ بھرنے کی صحیح حد یہ ہے کہ قے کو منہ میں بغیر مشقت اور تکلیف کے روکنا ممکن نہ ہو۔ اگر منہ بھر کر بلغم کی قے ہو تو اگر وہ سر سے نیچے آیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر معدے سے اوپر آیا ہو تو بھی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اس میں اختلاف ہے۔ یہ حکم خالص بلغم کی صورت میں ہے۔ اگر خون کی قے ہو تو اگر خون مائع (بہنے والا) ہو اور سر سے آیا ہو تو بالاتفاق وضو ٹوٹ جائے گا، جبکہ اگر جما ہوا خون (علق) ہو تو بالاتفاق وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اور اگر تھوڑی تھوڑی قے آئے، جسے جمع کرنے سے وہ منہ بھرنے کے برابر ہو جائے، تو امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر سب قے کی وجہ ایک ہی ہو تو انہیں جمع کیا جائے گا، ورنہ نہیں۔ یہی زیادہ صحیح قول ہے۔ اگر پہلی قے کے بعد متلی اور طبیعت کا ہیجان ختم ہونے سے پہلے دوبارہ قے ہو گئی تو دونوں قے کی وجہ ایک ہی شمار ہوگی، اس لیے انہیں جمع کیا جائے گا۔ لیکن اگر پہلی قے کے بعد متلی اور ہیجان ختم ہو گیا، طبیعت ٹھیک ہو گئی، پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور قے آئی تو دونوں کی وجہ الگ شمار ہوگی، اس لیے انہیں جمع نہیں کیا جائے گا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، ج 1، ص 11، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”مونھ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ فائدہ: مونھ بَھر کے یہ معنے ہیں کہ اسے بے تکلّف نہ روک سکتا ہو۔ بلغم کی قے وُضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ بہتے خون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وُضو نہیں جائے گا جب تک مونھ بھر نہ ہو۔ ۔ ۔ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونھ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وُضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں

مرتبہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ مونھ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونھ بھر ہو جائے تو یہ ناقضِ وُضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وُضو کر لینا بہتر ہے۔"(بہارشریعت، جلد01، صفحہ307، 306، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5385

تاریخ اجراء : 04ربیع الاول1448ھ/18اگست2026ء